Lesson No 208 [illegible] 107 - 116 Root Words

ضرار - ضرر - نقصان پہنچانا - "نقصان کرنے والے کا فائدہ

الفاظ کی زیادتی معنی پر دلالت — میرا اور دوسروں کا نقصان -"

ضرار = وہ نقصان جس میں پہنچانے والے کو کوئی (بھی) فائدہ نہیں -

مسجد ضرار - بنانے والوں کو بھی کوئی فائدہ نہیں

ارصاد - رصد - گھات کی جگہ - اُرْصُد - پناہ کیلئے -

شکار کو پکڑنے کیلئے چھپ کر بیٹھنا کمین گاہ -

حارب - حرب - محراب - لڑائی کرنا - حارب

وہ جگہ جہاں شیطان آکر روکتا ہے اسکے خلاف لڑائی

کی جاتی ہے -

اردنا - رود - ارادہ کرنا - آہستہ آہستہ، رویدا -

رود -

اسس - أسس - بنیاد رکھنا - اساس - معاشرے کی

احق - حقق - گمان، ترجیح کیلئے، تفضیل کیلئے -

کسی کو کسی پر ترجیح دینا -

یتطھروا - طھر - گندگی سے پاکی حاصل کرنا -

بنیانہ - بنی - بنانا - عمارت کیلئے (بھی) استعمال ہوتا ہے -

شفا - same RW - کنارے کے — بربادی کا کھڑا / شفاء - بیماری سے شفا ملنی

جرف - same RW - دریا کے اس کنارے کو جو نیچے سے گر گیا ہو -

زمین (کھائی ہوتی) کھو کھلی زمین / کنارہ -

عربی میں کھو کھلا کنارہ (نیچے سے پانی مٹی بہا کر لے گیا ہو)

ھار - same RW - عمارت گرنے والی، ھور + حاجز کردی

کمبلے جو گرنے والا یا پھٹنے والا ہو - کسی چیز کا کوئی حصہ

جو گرنے والا ہو -

یزال - زول - لا یزال نہیں آئے گا - زوال آجانا - (بربادی کی طرف / تباہی)

التائبون ← توبہ - پلٹ آنا، لوٹ آنا - گناہ سے نیکی کی طرف -
شیطان سے اللہ کی طرف آنا -

حمدون ← حمد تعریف + شکر ① ② کسی دلال، علم کیلئے سیادت کرنا -

سائحون - سیح - پیدل چلنا سیر کرنا - + روزہ دار اخلاقی
مفسرین کے مطابق ← اللہ کی رضا کیلئے زمین میں نقل و حرکت کرنا پابندیوں کا احترام

عورت کیلئے نام - سائحہ

رقیق القلب، نرم مزاج، اللہ کے آگے رونے والا

لاواہ - اوہ - بہت آہیں بھرنے والا - آہ و زاری کرنے والا
حسرت کرنے والا - نہایت دردمند، نہایت ڈرنے والا، غم خوار

حلیم - حلم - ایسا شخص جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے -
ہر حال میں حد اعتدال میں رہے - دوستی / دشمنی
دونوں میں -

← اپنے گناہ پر اللہ کے آگے رونے والا
اور نرم دل بھی تو روئے گا -

Tafseer 107 - 116.

107 - منافقین کی ایک بڑی سازش کو نقاب کشائی کی گئی ہے -

ابو عامر راہب - زمانہ جاہلیت میں عیسائی تھے -

حضرت حنظلہ رضہ - ابو عامر راہب کے بیٹے -

انکی لاش کو فرشتوں نے غسل دیا تھا انکو غسیل الملائکہ
بھی کہا جاتا ہے - غزوہ احد کا موقع - جنگ کا اعلان - نئی
شادی ہوئی تھی - بیوی کے ساتھ ہم آغوش تھے -
اسی حالت میں جنگ میں چلے گئے اور وہیں شہید ہو گئے -
آپ جب جنگ کے بعد سب کو دیکھ رہے تھے کہ کون زخمی، کون
شہید ہوا - ایسے میں حضرت حنظلہ کی لاش سے پانی کی بوندیں

ٹھیک وہیں تھیں۔ پورا گھر میں معاملہ پوچھا تو پتہ چلا اور اسی طرح یہ واقعہ مشہور ہو گیا۔

← **رسول ﷺ مدینہ تشریف لائے۔** ابو عامر (راہب) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اسلام پہ بہت سے اعتراضات کیے اور کہنے لگا کہ "ہم دونوں میں سے جو کوئی جھوٹا ہو وہ مردود ہو اور اسکے رشتے دار دور ہو کر مسافت میں مریں۔ اور جو دشمن آپ ﷺ کے خلاف آئیں گے میں انکی مدد کروں گا۔" غرض وہ حنین تک مدد کی۔ جب ہوازن جیسا بڑا قبیلہ بھی شکست کھا گیا تو یہ مایوس ہو کر ملک شام بھاگ گیا۔ **یہ عیسائیوں کا سرگرم تھا ملک وہیں مر گیا اور جو دعا کی تھی وہ اسی کے حق میں ہوئی۔ ملک شام کے بادشاہ قیصر کو بھی اس بات پر آمادہ کیا** کہ وہ مدینہ پر اپنے لشکر کے ساتھ چڑھائی کرے اور مسلمانوں کو یہاں سے نکال دے۔ اور منافقین کو خط لکھا کہ میں یہاں کوشش کر رہا ہوں تم بھی خود کو ایک طاقت بناؤ وہاں مدینہ میں ایک گھر بناؤ لیکن ظاہر کرو کہ مسجد بنا رہے ہو اور جتنا اس میں اسلحہ جمع کر سکتے ہو وہ کرو اس میں 12 منافقین نے مدینہ طیبہ کا محلہ قبہ میں جہاں اول ہجرت کر کے آنے والے ٹھہرے تھے۔ آپ ﷺ ہجرت کر کے آ کر قبہ میں رکے تھے اور ایک مسجد وہاں بنائی تھی۔ منافقین نے بھی مسجد قبہ کے قریب ایک اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ جہاں مسلمانوں کے خلاف سازشیں، انہیں تباہ کرنے کا ارادہ، پھوٹ ڈالنے کے منصوبے بنانا۔

← **منافقین آپ ﷺ کے پاس آئے** کہ مسجد کا افتتاح کریں اسکی وجہ یہ تھی کہ بوڑھے، بیمار لوگ جو موسمی خرابی یا کسی اور وجہ سے مسجد نبوی نہ پہنچ سکیں وہ ادھر آ جائیں

اور مسجد الکعبہ کیونکہ چھوٹی ہے تو یہ وسیع ہے زیادہ بہتر ہے۔

اسوقت آپؐ غزوہ تبوک کی تیاریوں میں تھے تو آپؐ نے وعدہ کر دیا کہ آکر افتتاح کروں گا۔ یعنی نماز پڑھا دوں گا۔

مدینہ میں اسوقت 2 مسجدیں تھیں مسجد کعبہ (شہر کے دیہاتی علاقے میں)
مسجد نبوی (شہر کے اندر)

← ان دو مسجدوں کے ہوتے ہوئے شہری مسجد کی ضرورت نہ تھی۔

← غزوہ تبوک سے واپسی پر آپؐ مدینہ طیبہ کی ایک جگہ پر ٹھہرے تھے کہ یہ آیات نازل ہو گئیں اور منافقین کی سازش کو معطل دیا گیا۔

* آپؐ نے اپنے چند صحابہ کو عاصم، وحشی (قاتل حمزہؓ) حکم دیا کہ یہ مسجد ڈھا دو۔ اور اس میں آگ لگا دو۔
اور حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا۔

← ابو عامر کی ایک اور سازش کہ اگر رومی مسلمانوں کو شکست دے دیں تو عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج آ جائے گا اور ہمارے لیے مسجد ضرار کمین گاہ رہے گی۔

آپؐ ابھی مدینہ کے قریب جگہ ذی اوان پر تھے کہ آیتیں نازل ہوئی تھیں۔

* ثابت بن ارقم ۔ بہت ضرورت مند ۔ انکو اجازت دینے کو کہا گیا کہ اس جگہ گھر بنانے کی اجازت دے دیں انکو دے دی گئی۔ مگر انکے ہاں کوئی بچہ نہیں ہوا اگر ہوا تو زندہ نہ رہا۔

یہاں تک کہ کسی جانور کا بچہ بھی پھلا پھولا نہیں کوئی کسی قابل نہ رہا یہاں۔ **آج تک یہ جگہ ویران پڑی ہے۔**

ایک روحانی دوسرا سیاسی حریف بن گئے۔ انکا اقتدار خطرہ میں پڑ گیا۔
آپ آئے اور تین قبیلے بنائے۔

- اللہ + رسول ہو ماننے والے + انکے احکام سے انکار

- دو مجالس ایک جگہ بنا کر ایمان والوں میں پھوٹ ڈالنا۔

* پناہ گاہ ابو عامر راہب بنانے اور اسی طرح کے لوگوں بنانے

منافق قسمیں بہت کھاتے ہیں۔ خود کو سچا ثابت کرنے کیلئے۔

مسجد ضرار کا جو یہ مقصد بتا رہے ہیں وہ نہیں ہے۔

(مسجد نبوی کی تعمیر)

108 - حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔

کہ جب رسول ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بالائی حصہ میں بنی عوف میں 40 راتیں رہے پھر بنی نجار کو بلا بھیجا جو تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے آپ اونٹنی پر سوار ہوئے آپ کے اردگرد نجار کے سردار + حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے ابو ایوب انصاری کے گھر اترے آپ کو یہ بات پسند تھی کہ جہاں نماز کا وقت آئے وہیں ادا کریں چاہے بکریوں کا باڑا ہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے نجار قبیلے کو کہا کہ اس باغ کی مجھ سے قیمت وصول کر لو۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم اسکی قیمت ہم اللہ رب العزت سے لیں گے۔

اس باغ میں کچھ مشرکوں کی قبریں، کچھ کھنڈر اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ آپ کے حکم پر قبریں کھود ڈالی گئیں۔ کھنڈر برابر کر دیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ کر قبلہ کی طرف لکڑیاں لگا دیں اور پتھر رکھ کر لگا لیے۔ اور صحابہ شعر پڑھتے یہ کرتے جاتے آپ بھی صحابہ کے ساتھ شعر پڑھتے اور دعا کر رہے تھے۔

اصل گھر تو آخرت کا گھر ہے اور اے اللہ تو مہاجرین و انصار کی مغفرت کر دے۔

(استعاذہ کا مفہوم)

مدینہ میں - ابو عامر راہب روحانی Spiritual leader ہے بہت رعب تھا۔
" - عبداللہ بن ابی - سیاسی لیڈر ہے تاج پوشی ہونے والی تھی

→ **ابو سعید خدری کہتے ہیں** کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے۔
اور حضرت عمارؓ دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے تو آپؐ انکے گرد سے مٹی
جھاڑنے لگے اور کہنے لگے کہ باغی جماعت عمار کو مار ڈالے گی یہ
انکو جنت کی طرف بلائے گا اور وہ اسے دوزخ کی طرف
اسی لیے حضرت عمارؓ بہت کہا کرتے تھے کہ اللہ مجھے ہر طرح کے فتنوں
سے محفوظ رکھے۔

→ **حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں** آپؐ کے زمانے میں مسجد نبوی
کچی اینٹوں / مٹی سے بنی ہوئی تھی چھت پر کھجور کی ڈالیاں اور
ستون لکڑی سے۔

ابوبکر صدیقؓ - مسجد نبوی کو ویسے ہی رہنے دیا۔
عمر فاروقؓ - مسجد کو بڑھایا - تعمیر اینٹ اور کھجور کی ہی رہنے دی
البتہ ستون لکڑی کے پتھر سے لگائے۔
عثمان غنیؓ - مسجد نبوی کو بدل ڈالا - بہت بڑھایا دیواریں
نقشی پتھر سے بنائیں - چھت کو بھی بہترین سے بنوایا۔
(بخاری سے روایت)

ایک روایت کے مطابق - اس سے مراد مسجد کعبہ ہے۔
اول دن سے اسکی بنیاد تقویٰ پر ہے۔
بنیاد رکھنے والے اول کعبہ ہیں۔

آپؐ نے پوچھا - اللہ رب العزت نے تمہاری طہارت کی تعریف
کی ہے کیا وجہ ہے؟
انہوں نے کہا کہ ہم ڈھیلوں کے ساتھ پانی بھی طہارت کیلئے
استعمال کرتے ہیں۔

* اور یہ ہم نے اللہ کی عبادت کیلئے بنائی ہے اپنے لوگوں
کے ساتھ نماز پڑھ سکنا ہر انسان کا کام ہے

← مسجد میں کھڑے ہونے کا مقصد
زیادہ موزوں ہے کہ مسجدوں میں اللہ کی عبادت کیلئے
جایا جائے بجائے وہاں دنیاداری کی باتیں نہ کرے۔

← مسجد نبوی + مسجد کعبہ کی فضیلت
• تقویٰ کی بنیاد
• ان مسجدوں کے لوگوں طہارت کا اہتمام کرتے ہیں۔
معنوی / مادی دونوں نجاستوں سے پاک رہنے والے ہیں۔
شرک، عبادت میں کمی وغیرہ
صفائی کا خیال نہ کرنا (اخلاق + عقائد + قلب کی
بیماری)

* مسجدیں بغیر ضرورت کے ایک دوسرے کے قریب نہ بنائیں اور نہ ہی
پھوٹ ڈالیں تفرقہ بندی نہ پھیلائیں۔
* مساجد میں جاتے وقت تقویٰ کا اہتمام کریں۔
* نمازیوں کا نیک، صالح، عابد ہوں۔
* مساجد کا کنٹرول بھی متقی، نیک، صالح، عابد لوگوں کے ہاتھوں میں ہو

مسجد ضرار کی مذمت اللہ کی طرف سے - 109، 110
* اللہ کے خوف + رضا کی طلب پر بنیاد
دوسری جس کی بنیاد چھپے ہوئے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کیلئے
وہ جہنم کی آگ میں گر گئی - یعنی وہ لوگ بھی
اپنی راہ کو ہموار کر رہے ہیں جہنم میں جانے کیلئے۔

← حقیقی معنی میں جہنم میں گر گئی۔
جیسے انسان + پتھر - دونوں جہنم میں جلے گیں
(حقیقی معنی) (بت)

مسلمان + منافق کا عمل بھی ایسا ہی ہے۔

* ایمان + تقویٰ سے ہی عمل کی قدر و قیمت ہوتی ہے *

110 - یہ مسجد انہوں نے غلط نیت سے بنائی تھی اسی طرح یہ
مسجد اب انکے لیے شک / بے یقینی کا سبب بن کر رہے گی۔
جیسے نفاق کی جڑیں انکی رگ رگ میں بسے دیکھے ہیں۔ یہاں
تک کہ انکا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے / قطع / کاٹ دیے جائیں۔
یہ نفاق انکے اندر تک سرایت کر چکا ہے۔
جیسے کپڑے سے داغ نہ جائے تو کاٹنا پڑے گا۔

111 - جن لوگوں نے جہاد میں شرکت کی انکی فضیلت بتائی
جا رہی ہے - دین کی فضیلت بتائی گئی ہیں۔
مفسرین کے مطابق - بیعت عقبہ کے شرکاء کے بارے میں
جو ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں انصار مدینہ سے لی گئی تھی۔
وہ ان آیات کو مکی کہتے ہیں۔
پہاڑ کا حصہ - عقبہ = حجاج کی کثرت کی وجہ سے اس
پہاڑ کو صاف کر کے میدان ~~سا کر دیا ہے~~ بنا دیا گیا ہے۔
(وہ عقبہ مراد جو منیٰ میں۔ جمرہ عقبہ کے ساتھ پہاڑ کا حصہ)
صرف جمرہ رہ گیا ہے بطور نشان کے۔
اس پتھر پر مدینہ کے حضرات سے تین مرتبہ بیعت لی گئی۔

(1) پہلی بیعت - بعثت نبوی سے 11 سال میں - 6 حضرات بیعت
کر کے مدینہ واپس ہوئے۔ اسلام میں پھیلنے لگا۔

(2) موسم حج - اگلے سال میں 12 لوگ جمع ہوئے 5 پہلے 7 نئے لوگ
تھے سب نے بیعت کی۔ مدینہ میں تعداد 40 ہو گئی مسلمانوں کی۔
یہاں ان لوگوں کی سفارش پر کسی کو بھیجیں جو ہمیں
قرآن پڑھائے تو سب سے پہلے انہوں نے مکہ سے مدینہ
حضرت مصعب بن عمیرؓ کو بھیجا۔ انہوں نے قرآن پڑھایا

تبلیغ کی۔

③ تیسری بیعت ۔ بعثت کے 13 سال میں ۔ 70 مرد اور 2 عورتیں
وہیں جمع ہو کر بیعت کی۔ **عموماً بیعت عقبہ سے مراد یہی بیعت ہے۔**

تیسری بیعت کا مقصد

"اسلام کے اصول، عقائد، احکام کے ساتھ خصوصی طور پر عمل کر
عمل کریں گے۔ اس کے خلاف جانے والوں کے ساتھ جہاد کریں
گے آپ کے ہجرت کر کے مدینہ آنے پر آپ کی حفاظت اور پیروی
کریں گے۔"

← **حضرت عبداللہ بن رواحؓ** نے آپ سے پوچھا کہ معاہدہ ہو رہا
ہے۔ آپ جو شرط اپنے لیے یا اپنے رب کیلئے رکھنا چاہتے ہیں
واضح کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کیلئے یہ شرط رکھتا ہوں
کہ آپ سب اسکی عبادت کریں گے۔ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے۔
اور میرے لیے کہ آپ لوگ ایسے حفاظت کریں جیسے اپنی جانوں،
مالوں اور اولاد کی کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا اگر ہم یہ شرط پوری
کریں پھر کیا ملے گا۔ آپ نے فرمایا۔ جنت
ان سب خوش ہو کر کہا ہم اس پر راضی ہیں۔ ایسے راضی کہ
اسکو مٹانے کی بات نہ کریں گے۔

اللہ رب العزت کو انکی یہ بات بہت پسند آئی ہے۔

"کہ اللہ نے خرید لیا جانیں، اعضاء، ذہنی قوتیں، صلاحیتیں، مالیں
مومنین کے بدلے جنت کے بیچ ڈالے"

ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ، اپنوں کے خلاف جنگ میں کھڑے ہو جانا

* یہ **agreement** ہر جگہ لاگو تھا۔

اللہ نے ہی دیا اور اللہ نے ہی خرید لیا۔

خریداری کی قیمت جنت ہے۔ جنہوں نے خود کو بیچا بہترین
مثال سابقون الاولون والے صحابہ ہیں۔

ایمان لانے کا مطلب ــ جیسے ، جو کہا جائے ویسے ، ویسا کیا جائے۔

• خود اللہ کی راہ میں جہاد

ہاتھ سے ، قلم سے ، سوشل میڈیا کے ذریعے ہر لحاظ سے جہاد
یہاں اس میں غازی بن جائیں گے یہاں شہید ہو جائیں گے۔

← غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے جنہوں نے
① سچے دل سے توبہ کی۔
② مال کے ذریعے اسکو برابر کرنے کی کوشش کریں گے۔

← یا اللہ یہ سب تیرا دیا ہوا ہے اور تیرے ہی راہ میں خرچ کروں گی
تیرے راہ میں ہی استعمال کروں گی۔
نماز پڑھنا بھی جہاد ــ سب جہاد ہی ہے اور محنت کرنا ہے۔
بعض لوگوں کی ، معاشرے کی فکر اللہ کی فکر پر حاوی ہو جاتا ہے۔
یہ نہیں ہونے دینا۔

112 ــ مومنین کی صفات ــ جنہوں نے اللہ سے اپنے نفس + مال
کی بیع کر لی ہے۔ بدلے جنت کے خود دے کر خود ہی
اللہ نے خرید لی ہے۔

① تائبون ــ اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے ، بار بار اللہ سے توبہ کرتے
ہیں۔ زندگی میں مومن کے بارہا ایسے لمحے آتے ہیں وہ اس بیع
کو بھول جاتا ہے اور جب حقیقی مومن کو یاد آتا ہے تو وہ اللہ کی
طرف رجوع کرتا ہے۔ پلٹتا ہے۔
مومن سے کوتاہی / غلطی ہو جاتی ہے وہ کرتے نہیں ہیں۔

② عابدون ــ بندگی / عبادت کرنے والے۔ اللہ کی رضا والے سارے کام
کرتے ہیں۔ پوجا ، پرستش ، اطاعت ــ مکمل طور پر یکسو ہو کر
ہر کام ، ہر وقت ، ہر لمحہ ، ہر گھڑی اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔

حامدون - حمد کرنے والے / اعتراف کرنے والے۔ اللہ ہی کے گن گانے۔ اس کی ثنا خوانی کرنے کی کوشش میں لگے رہنا۔

سائحون - مختلف مذاہب میں عبادت کیلئے زمین میں نکلنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن اسلام میں یہ بات مطلوب نہیں ہے۔

اسلام میں "خلوت میں جلوت میں رہ کر انسان عبادت کرے" یہ پسندیدہ ہے۔

انسان کا چلنا، نکلنا - اقامت دین کیلئے ہو۔ پھر وہ مشاہدہ کرے پھر وہ حلال رزق ڈھونڈے۔

"اسلام میں رہبانیت والی سیاحت ممنوع ہے"۔

← ابوداؤد میں روایت

ایک شخص نے رسول ﷺ سے سیاحت اختیار کرنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے نکلنا ہے۔

- ایک رائے - گردش کرنے والے (قرآن میں یہ مطلب بھی ہے)
- ایک رائے کے مطابق سائحون - روزہ رکھنا ہے۔ (قرآن میں یہ مطلب بھی ہے)

* زیادہ تر رائے زمین میں اللہ کے دین کیلئے جہاد کیلئے نکلنا *

راکعون - جیسے آج جھکا ہے اسی طرح جب کبھی آپ نکلیں گے وہیں جھک جائیں گے۔

ساجدون - اپنی انا، ناک کو اللہ کے آگے ٹیک دینا۔

راکعون + ساجدون - نماز فرض + نفل نماز بھی ہے مفسرین کے مطابق جتنی زیادہ نماز اتنا زیادہ سجدہ۔

* پہلی 6 صفات - انفرادی ہیں مطلب آپکی خود کی حد تک تھا
* اگلی 2 صفات - اپنے ساتھ دوسروں کی بھی پرواہ ہے۔

حدود اللہ کی حفاظت - مطلب - ہر جگہ اور ہر محفل اور محلہ اپنی

حفاظت کریں اور عملی تقویٰ بن جائیں۔ اللہ کی حدود کی حفاظت کرے گی۔
بہت وسیع پیمانہ ہے حدود کا۔ اجتماعی صفت ہے۔
اللہ کا دین کی حفاظت، حلال احرام، امر بالمعروف و نہی عن المنکر
غلط / صحیح، ممنوع / عرف سب شامل ہے۔
← ہر صفت کا دوسری صفت سے تعلق ہے۔

* یہ تقویٰ کی اصل تعریف ہے کیا ہم اس میں شامل ہیں؟

113 - کافر + مشرکین سے قطع تعلق کا اعلان — اخروی زندگی
سورۃ توبہ کے شروع میں برائت ۔ — دنیاوی زندگی
اہل ایمان + نبی کریمؐ کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ مشرکین کیلئے
استغفار کریں چاہیں وہ رشتہ دار ہوں

معافی دینے کا مطلب - سامنے والے کیلئے ہمدردی رکھنا۔
اور معافی دینا - نرمی رکھنا۔
ماں باپ، بہن بھائی، اولاد، چچا، دادا کے قرابت دار
ہا کوئی معافی نہیں ہے۔

رائے کے مطابق
* آپؐ اپنے چچا ابوطالب - انکی والدہ کیلئے چاہتے تھے۔
* اہل ایمان کے رشتہ دار کفار تھے انکے لئے دعا کو منع کر دیا گیا۔
رشتہ دار یاد تو آتے ہیں لیکن انکے حق میں دعائے مغفرت نہ کیا کیلئے منع کر دیا گیا۔

* آپؐ کے چچا ابوطالب کی وفات کا وقت
آپؐ انکے پاس گئے اسوقت ابوجہل پاس بیٹھا ہوا تھا
آپؐ نے چچا سے کہا چچا لا الہ الا اللہ کہہ دو - آخر مجھے تمہارے
لیے اللہ کے سامنے ایک دلیل مل جائے گی۔ ابوجہل، امیہ نے

کہنے رہے تھا کہ کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑ دو گے۔
آخر جو ابوطالب کے الفاظ تھے کہ میں عبدالمطلب کے دین
پر مرتا ہوں۔
آپ نے فرمایا میں تمہاری بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب
تک مجھے منع نہ کر دیا جائے (بخاری)
اس موقع پر یہ آیت نازل ہو گئی۔

سورۃ القصص - آیت نمبر 56 **مفہوم**

"آپ جسکو پسند کرتے ہیں آپ اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔"

مسند احمد سے روایت

آپ نے اپنی والدہ کیلئے مغفرت کی دعا کی اجازت مانگی
یہ آیت نازل ہو گئی۔

امت کیلئے دعا پر نزول

آپ نے اپنی امت کیلئے دعا مانگی کہ اللہ میری قوم
بے علم ہے انکو مغفرت دے دے۔
آپ چاہتے تھے کہ سب کو معاف کر دیا جائے۔ اس پر
منع کیا گیا ہے۔

* یہ اللہ کے باغی ہیں کیسے ان سے تم محبت رکھ سکتے ہو
معافی کی دعا مانگتے ہو۔ تمہارا پر عمل میرے لیے
محبت کرو تو میری خاطر، چھوڑو تو میری خاطر۔ سب میرے
لیے ہے۔ تم کیسے میرے باغیوں کیلئے دعائے مغفرت کر سکتے ہو۔
ہر کسی بھی انسان کے ساتھ صلہ رحمی، خوش اخلاقی کے معاملہ
سے منع نہیں کیا گیا چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم ہو۔

114- آیت نمبر 113 کی مثال میں آیت نمبر 114 حضرت ابراہیم کا واقعہ۔

← "سلمٌ علیک ساستغفر لک ربی انہ کان بی حفیا"

سورة مریم 47

جب ابراہیم نے اپنے باپ سے قطع تعلق کی تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنے رب سے آپ کیلئے مغفرت کی دعا کروں گا۔

← **سورة الممتحنة - آیت نمبر 4**

"میں آپ کیلئے معافی ضرور چاہوں گا لیکن میرے اختیار میں نہیں آپ کو بخشوا دوں"۔

← **سورة شعراء - آیت نمبر 86 - 89**

Have a look!

"میرے باپ کو معاف کر دیجئے جو کہ وہ گمراہوں میں سے تھا۔ اُس دن مجھے رسوا نہ کیجئے گا جس دن سب لوگ اُٹھائے جائیں گے اور نہ مال نہ اولاد کسی کام آئے گا۔ نجات صرف وہ پائے گا جو اللہ کے حضور بغاوت سے پاک دل لے کر حاضر ہو"! ابراہیم کو ایک اُمید تھی کہ یہ سکتا ہے مسلمان ہو جائیں۔

جب پتہ چل گیا کہ آپ باغی ہیں - تو انہوں نے انحراف کرلیا۔

! باپ دھکا دے رہا ہے اور وہ سلامتی بھیج کر دعا کا کہہ رہے ہیں!

← **آپؐ نے فرمایا**

قیامت کے دن ابراہیم اپنے باپ آذر کو مٹی اور گرد میں اٹا دیکھیں گے اور انکو کہیں گے کہ میں نے تجھ سے کہا نہ تھا کہ اللہ کا فرمانبردار ہو جا وہ کہیں گے کہ آج میں ہو گیا۔

اور اللہ سے کہیں گے کہ اے اللہ میں نے تجھ سے کہا تھا کہ مجھے رسوا نہ کرنا قیامت کے دن۔ اس سے بڑی کیا رسوائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے کافروں کیلئے جنت حرام کردی ہے اور ابراہیم ذرا اپنے پاؤں کی طرف تو دیکھو تو انکو گناہوں میں لتھڑا اُنکو بجو نظر آئے گا اور فرشتے اسکو پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔

(بخاری سے روایت)

← آپ کو اللہ نے رسوائی سے باپ کی شکل بدل کر بچا دیا۔

← ابراہیم — لاواہ حلیم — بہت نرم، بہت معتدل رہنے والے

باپ کی مغفرت کی بات اس لیے کی۔ اور جب بائی میں نے کا پتہ چل گیا تو پیچھے ہٹ گئے بردبار بن گئے۔

* ابراہیم کی حلم + بردباری — باپ کا جھڑکنا اور ابراہیم کا نرم ہو جانا۔

موم بنو ، پتھر بنو — سب اللہ کی محبت میں کرو۔ کچھ بھی خود کیلئے نہیں۔

اللہ کی محبت میں موم بن جاؤ۔ اللہ کی محبت میں پتھر بن جاؤ۔ ~~جبر نہیں کرو~~ لیکن سب اللہ کی محبت رضا کی خاطر۔

New Muslims — کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔

225 - اللہ کا ہدایت دینا — کتابیں ، رسول + کے ذریعے تقویٰ کا راستہ بتا دینا ہے۔

بعض صحابہ گھبرا گئے کہ مشرکین کیلئے دعائے مغفرت

نہیں کرنی۔ تو ان صحابہ کیلئے ہے کہ کہیں اللہ ہم سے ناراض
تو نہیں ہو گیا۔ تو اللہ رب العزت فرماتے ہیں جب
تک میں وقت پہ طرح سے بتا نہ دوں پتہ تک نہ کوئی
گلہ نہیں۔ لیکن میرے بتانے کے بعد اگر ایسا کرو تو گناہ
ہے۔ پھر اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

116 - توحید کی آیات - تاکید در تاکید

مسلمانوں کی رگ رگ شرک سے پاک ہو جائے۔
اللہ سے تعلق مضبوط بنائیں۔ اور ہر طاقت اللہ
کے پاس ہے۔ وہ ہی ہر عبادت کا حقدار ہے اور کوئی
نہیں۔ اس کو مد نظر رکھ کر بہترین مسلمان بنیں۔

Roman Empires کے ساتھ — Affiliation
جو بھی Arab Tribes نے مسلمانوں کے رعب سے ختم کر دیا
اور جزیہ دے کر انکا اثر under آ گئے۔
غزوہ تبوک — 20 دن قیام کیا نبی کریم ﷺ نے